۱۴۹واں باب

[صفر۴ہجری]

یہود کو تنبیہ

۱۱۰: سُوۡرَۃُ النِّسَآء [۴-۴لن تنالوا]

نزولی ترتیب پر ۱۱۰ویں تنزیل، چوتھے پارے میں وارد قرآن مجید کی چوتھی سورت

﴿آیات ۴۴ تا ۵۹﴾

۲۷۰ اہل کتاب امتوں کے جرائم

۲۷۲ یہود کا اصل جرم؛ شرک

۲۷۴ یہود جادو ٹونوں ٹوٹکوں کو مانتے اور طاغوت کی پیروی کرتے ہیں

۲۷۷ امانتیں اہلِ امانت کے سپرد کرو اور طاغوتی قوانین اور عدالتوں کو تسلیم نہ کرو

۱۴۹واں باب

یہود کو تنبیہ

۱۱۰: سُوۡرَۃُ النِّسَآء ﴿آیات ۴۴ تا ۵۹﴾ نزولی ترتیب پر ۱۱۰ویں سورۃ، مصحف میں چوتھی، پارے ۴تا۶

اہلِ کتاب امتوں کے جرائم

یہود ہوں یا دیگر آسمانی کتب کو ماننے والوں کے مذہبی رہ نما، اِن کا پہلا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ مسلم یک سو بننے کے بجائے فرقوں میں بٹ جاتے ہیں اور اپنے لیے اپنی پسند کا کوئی نام چن لیتے ہیں۔ اس لیے قرآن میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتے ہیں کہ یہ ''یہودی بن گئے ہیں''۔ دورِ حاضر کے مسلمانوں کو یہ بات سمجھنے میں کوئی دشواری نہیں ہونی چاہیے کیوں کہ آج کے دور میں بیشتر علماء بھی اسلام کے مقابلے میں اپنے مسلک کے زیادہ علم بردار ہوتے ہیں۔

اہلِ کتاب امتوں کا ہمیشہ یہ وطیرہ رہا کہ اُن کے علماء سب سے پہلے کتاب سے کھیلنے لگتے ہیں۔ اُس کی رُوح اور اس کے مقصد کو فراموش کر دیتے ہیں اور اُن کی ساری دلچسپی اپنے مسلک اور اپنی دین کے نام پر بنائی ہوئی عبادت گاہوں، جائیدادوں اور عزت و مقام کو بڑھانے اور محفوظ کرنے میں ہوتی ہے۔ اُن دین بازوں کی زندگی کی ساری کاوش لفظی بحثوں اور احکام کے جُزئیات اور عقائد کی فلسفیانہ پیچیدگیوں تک محدُود رہتی ہیں۔

دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنانے والے اللہ اور اُس کی کتاب سے برگشتہ لوگوں کے لیے مولانا اصلاحیؒ نے 'دین بازوں' کی نادر اصطلاح ایجاد کی ہے، اور کیا خوب کی ہے۔ یہ دین باز صرف یہودیوں ہی میں نہیں پائے جاتے، دین و مذہب کے نام پر پیٹ پجاری ہر ملت میں پائے جاتے ہیں۔

یہود کے درمیان جب بھی کوئی مصلح اُٹھا اُنھوں نے اُس کی بات سن کر نہیں دی۔ جو کچھ سلوک انھوں نے مسیح کے ساتھ کیا وہ خود اُس پر شاہد ہیں اور برملا، برسرِ غلط فخر کرتے ہیں کہ اُس کو ہم نے صلیب پر چڑھا دیا۔ متعدد انبیاء کو قتل کرتے رہے اور آخر میں نبی آخر الزماں محمد صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے بھی استہزا کرتے رہے۔ سَمِعۡنَا (ہم نے سُن لیا) کو یوں توڑ مڑوڑ کر آپؐ کی محفلوں میں اس طرح کہتے کہ وہ جانتے تھے اور دیگر جاننے والے اُن کے یار بھی جانتے تھے کہ وہ عَصَيۡنَا (ہم نے قبول نہیں کیا) کہہ رہے ہیں۔ اُن کی ساری قال اللہ اور قال موسیٰ [رسول اللہ] کا حاصل یہ تھا کہ اپنی تاویلات سے کتاب اللہ کی آیات سے وہ معانی کشید کرتے جو سراسر کتاب اللہ میں بیان نہیں کیے گئے ہوتے، اِن معانی اور تاویلات کے ذریعے اِن کا پیٹ بھرتا تھا اور دین کے مقابلے میں اِن کا مسلک پروان چڑھتا تھا۔

یہود کے درمیان جب کبھی دین کے احیاء کے لیے کوششیں ہوتیں تواُن کے علماء اور اُن کے متبعین، مصلحین کے پیچھے لگ جاتے اور حق بات مان کر نہیں دیتے، اللہ کا کلمہ بلند کرنے والوں سے ہمیشہ مذہب کے اجارہ داروں نے یہی کہا جو یہود کہتے تھے کہ "تم اس قابل نہیں ہو کہ تمھاری بات کوئی سنے یا تمھیں کوئی سُنائے، اللہ کرے تم بہرے ہو جاؤ۔" دورِ حاضر میں ہندو پاک اور دنیائے عرب اور افریقی مسلمان ممالک میں یہود کے نقشِ قدم پر چلنے والوں صاحبانِ جبّہ و دستار نے جس طرح اہلِ اقتدار کے ساتھ ساز باز کر کے اہلِ دین کو آزمائشوں میں مبتلا کیا ہے وہ دورِ نبوت میں یہود کے اطوار کی زندہ تصویر ہے۔

یہود پر فردِ جرم میں دو باتیں بہت اہم تھیں اوّلاً یہ کہ تاویلات کے ذریعے شرک میں مبتلا ہوئے اور اپنے علماء[احبار] کو معبود بنالیا، ثانیاً یہ کہ اُن کو جو احکام دیے گئے اُن کی اُنھوں نے بڑی بے باکی سے اعلانیہ دھجّیاں اُڑائیں۔ حکم تھا کہ وہ سبت کے دن کوئی دنیوی کام نہیں کریں گے اور جو شخص اس مقدس دن کی حُرمت کو توڑے، وہ واجب القتل ہے لیکن وہ علی الاعلان سَبْت کے روز اپنی ساری کاروباری اور دنیاوی مصروفیات میں مشغول ہو گئے تھے۔ آج مسلم امت کا یہی حال ہے کہ شریعتِ محمدی میں تارک الصلوٰۃ کے لیے آخرت کی شدید وعیدیں اور دنیا میں سزائیں ہیں مگر نوّے فی صد سے زیادہ مسلم آبادی تارک الصلوٰۃ ہے۔

آنے والی ایک آیہ مبارکہ میں یہود کی ایک بستی کے نافرمان گروہ کے بندر بنائے جانے کا تذکرہ آتا ہے۔ ان کے بندر بنائے جانے کی کیفیت میں اختلاف ہے۔ بندر بنائے جانے کے بارے میں مکی زندگی میں بھی اشارے دیے گئے تھے۔ آسانی سے سمجھ میں آنے والی بات وہی ہے جو اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کی جسمانی شکل بگاڑ کر بندروں کی سی کر دی گئی تھی اور بعض اس کے یہ معنی لیتے ہیں [۳۴] کہ اپنی شکل و صورت میں وہ انسان ہی رہے مگر ان میں بندروں کی سی صفات اور عادات پیدا کر دی گئی تھیں۔ تفہیم القرآن سُوْرَةُ الْبَقَرَة کے حاشیہ ۸۳ میں صاحبِ تفہیم لکھتے ہیں: "لیکن قرآن کے الفاظ اور اندازِ بیان سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسخ اخلاقی نہیں بلکہ جسمانی تھا۔ میرے نزدیک قرینِ قیاس یہ ہے کہ ان کے دماغ بعینہ اسی حال پر رہنے دیے گئے ہوں گے

---

۳۴ یہ مغالطہ محض بات کے سمجھنے کا ہے تو اس میں کوئی بہت بڑی قباحت نہیں، سوائے اس کہ کوئی ناروا جانے ۔ لیکن اگر کوئی یہ گمان کرے کہ اللہ کے لیے یہ ناممکن ہے کہ وہ انسان کو بندر بنادے تو جاننا چاہیے کہ جو انسان اور بندر کی ہی نہیں سارے جہان میں تمام نوعِ حیات کا خالق ہے اور ڈی این اے اور آر این اے کو ڈیزائن کرنے والا ہے تو اُس کے بارے میں یہ بڑا خیال خام ہے اور ایمان کی کمی کی علامت ہے کہ اللہ کہے کہ میں نے ایسا کیا اور بندہ گمان کرے کہ اللہ چوں کہ ایسا کر نہیں سکتا لہٰذا وہ یہ نہیں کہہ رہا ہو گا بلکہ وہ کچھ کہہ رہا ہو گا، جو بندے کی عقل میں سما سکتا یا اُس کو پسند ہو۔

جس میں وہ پہلے تھے اور جسم مسخ ہو کر بندروں کے سے ہو گئے ہوں گے"

اُن کی یادداشت اور اذہان اگر اپنی اصلی حالت پر رہے اور جسم مسخ کیے گئے تو یقیناً انھیں اپنی سزا پر تکلیف رہی ہو گی۔ ایک بنی اسرائیلی روایت یہ بھی ہے کہ جسم و ذہن ہر اعتبار سے حقیقی بندر بن گئے اور سب لڑ لڑ کر مر گئے۔

یہود کا اصل جرم؛ شرک

اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِیۡبًا مِّنَ الۡکِتٰبِ یَشۡتَرُوۡنَ الضَّلٰلَۃَ وَ یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ تَضِلُّوا السَّبِیۡلَ ﴿۴۴﴾ وَ اللّٰہُ اَعۡلَمُ بِاَعۡدَآئِکُمۡ ؕ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیًّا ۫ وَّ کَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیۡرًا ﴿۴۵﴾ مِنَ الَّذِیۡنَ هَادُوۡا یُحَرِّفُوۡنَ الۡکَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِهٖ وَ یَقُوۡلُوۡنَ سَمِعۡنَا وَ عَصَیۡنَا وَ اسۡمَعۡ غَیۡرَ مُسۡمَعٍ وَّ رَاعِنَا لَیًّۢا بِاَلۡسِنَتِهِمۡ وَ طَعۡنًا فِی الدِّیۡنِ ؕ وَ لَوۡ اَنَّهُمۡ قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَ اَطَعۡنَا وَ اسۡمَعۡ وَ انۡظُرۡنَا لَکَانَ خَیۡرًا لَّهُمۡ وَ اَقۡوَمَ ۙ وَ لٰکِنۡ لَّعَنَهُمُ اللّٰہُ بِکُفۡرِهِمۡ فَلَا یُؤۡمِنُوۡنَ اِلَّا قَلِیۡلًا ﴿۴۶﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ اٰمِنُوۡا بِمَا نَزَّلۡنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ نَّطۡمِسَ وُجُوۡهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤی اَدۡبَارِهَاۤ اَوۡ نَلۡعَنَهُمۡ کَمَا لَعَنَّاۤ اَصۡحٰبَ السَّبۡتِ ؕ وَ کَانَ اَمۡرُ اللّٰہِ مَفۡعُوۡلًا ﴿۴۷﴾

کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں الکتاب کا کچھ حصّہ عنایت کیا گیا ہے؟ وہ گمراہی پر فریفتہ ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی راستے سے بھٹک جاؤ ○ اللہ تمھارے دشمنوں سے خوب واقف ہے اور تمھارا دوست اللہ ہی کافی ہے اور دست گیری کے لیے اللہ ہی کافی ہے ○ یہود کا ایک گروہ ہے، جو اپنی زبانوں کو توڑ موڑ کر الفاظ کو وہ معانی دیتا ہے جو حقیقت کے خلاف ہیں، اور کہتے ہیں سَمِعۡنَا وَ عَصَیۡنَا اور اِسۡمَعۡ غَیۡرَ مُسۡمَعٍ اور رَاعِنَا۔ حالانکہ اگر وہ کہتے: سَمِعۡنَا وَ اَطَعۡنَا. اور اِسۡمَعۡ اور اُنۡظُرۡنَا تو یہ اُن ہی کے لیے خیر کا باعث ہوتا اور زیادہ مناسب تھا۔ مگر ان پر تو پیہم انکار کی بدولت اللہ کی پھٹکار پڑی ہوئی ہے اس لیے وہ کم ہی ایمان لائیں گے ○ اے حاملینِ کتاب! قبل اس کے کہ ہم تمھاری شکلیں بگاڑ دیں اور چہرے پیٹھوں کی جانب اُلٹ دیں ایمان لے آؤ ہماری جانب سے نازل کی جانے والی کتاب پر جو اُس کی تصدیق و تائید کرتی ہے جو تمھارے پاس پہلے سے موجود ہے۔ یا پھر ہم اُن کو بھی لعنت کر دیں جس طرح سنیچر والوں پر لعنت کی تھی، اور یاد رکھو کہ اللہ کی بات تو ہو کر رہتی ہے ○

اے محمدؐ! کیا تم نے اُن لوگوں [اہلِ کتاب؛ یہود و نصاریٰ] کو نہیں دیکھا جنہیں الکتاب [لوح محفوظ میں درج آسمانی صحیفوں کے مجموعے] کا کچھ حصّہ عنایت کیا گیا ہے؟ وہ خود تو تمھاری پیش کردہ ہدایت و شریعت سے بے زار ہی ہیں اور گمراہی پر فریفتہ ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی سیدھے راستے سے بھٹک جاؤ۔ اللہ تمھارے اور تمھارے دین کے دشمنوں سے خوب واقف ہے اور منافقین اور یہود کے پیدا کردہ ناموافق معاشی اور سیاسی حالات میں تمھارا کام آنے والا دوست اللہ ہی کافی ہے اور یقین رکھو کہ ہر آفت و مصیبت اور کڑے وقت (crisis) میں دست گیری کے لیے اللہ ہی کافی ہے۔ تمھاری محفلوں میں آنے والا یہود کا ایک گروہ ہے، جو اپنی زبانوں کو توڑ موڑ کر الفاظ کو وہ معانی دیتا ہے جو حقیقت اور راستی کے بر خلاف ہیں، اور دینِ اسلام کی اُبھرتی قوت کے خلاف اپنے بغض کا اظہار کرنے کے لیے کہتے ہیں سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَا [یعنی، سن لیا مگر مانیں گے نہیں] اور اِسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ [یعنی، نہ سننے جیسا سُنا] اور رَاعِنَا [ہمارے چرواہے]۔ حالانکہ اگر وہ نبی کی شان کا لحاظ کرتے اور صدقِ دل سے کہتے: سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا [یعنی، سن لیا اور اطاعت کریں گے]، اور اِسْمَعْ اور اُنْظُرْنَا [یعنی، سنو اور ہماری طرف توجہ کیجیے] تو یہ اُن ہی کے لیے خیر کا باعث ہوتا اور زیادہ مناسب تھا۔ مگر ان پر تو دینِ حق کے پیہم انکار کی بدولت اللہ کی پھٹکار پڑی ہوئی ہے اس لیے وہ کم ہی ایمان لائیں گے۔ اے توریت کے ماننے والے حاملینِ کتاب! قبل اس کے کہ ہم تمھاری شکلیں بگاڑ دیں اور چہرے پیٹھوں کی جانب اُلٹ دیں ایمان لے آؤ ہمارے رسول محمدؐ پر ہماری جانب سے نازل کی جانے والی اِس کتاب قرآنِ مجید پر جو اُس کتاب یعنی توریت کی تصدیق و تائید کرتی ہے جو تمھارے پاس پہلے سے موجود ہیں۔ یا پھر ہم اُن کو بھی لعنت کر کے ایک سابق گروہِ یہود کی مانند بندر بنا دیں جس طرح سنیچر والوں پر لعنت کی تھی، اور یاد رکھو کہ اللہ کی بات تو ہو کر رہتی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿۴۸﴾

اللہ بس شرک ہی کو معاف نہیں کرتا، اِس کے علاوہ دوسرے جتنے بھی گناہ ہیں جس کے لیے چاہے گا معاف کر دے گا۔ اور جو اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے در حقیقت اُس کا گناہ ایک بہت بڑے جھوٹ کا گھڑنا ہے ○

اے شرک میں مبتلا اہلِ کتاب، جان لو کہ اللہ بس شرک ہی کو معاف نہیں کرتا، اِس کے علاوہ دوسرے جتنے بھی گناہ ہیں جس کے لیے چاہے گا معاف کر دے گا۔ اور جو اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے در حقیقت اُس کا گناہ ایک بہت بڑے جھوٹ کا گھڑنا ہے۔

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ يُزَكُّوۡنَ
اَنۡفُسَهُمۡ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّىۡ مَنۡ يَّشَآءُ وَلَا
يُظۡلَمُوۡنَ فَتِيۡلًا ﴿۴۹﴾ اُنۡظُرۡ كَيۡفَ
يَفۡتَرُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡـكَذِبَ ؕ وَكَفٰى بِهٖۤ
اِثۡمًا مُّبِيۡنًا ﴿۵۰﴾ ع۷
اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِيۡبًا
مِّنَ الۡـكِتٰبِ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡجِبۡتِ وَ
الطَّاغُوۡتِ وَيَقُوۡلُوۡنَ لِلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا
هٰٓؤُلَۤاءِ اَهۡدٰى مِنَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا
سَبِيۡلًا ﴿۵۱﴾ اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ لَعَنَهُمُ
اللّٰهُ ؕ وَمَنۡ يَّلۡعَنِ اللّٰهُ فَلَنۡ تَجِدَ لَهٗ
نَصِيۡرًا ﴿۵۲﴾ اَمۡ لَهُمۡ نَصِيۡبٌ مِّنَ
الۡمُلۡكِ فَاِذًا لَّا يُؤۡتُوۡنَ النَّاسَ
نَقِيۡرًا ﴿۵۳﴾ اَمۡ يَحۡسُدُوۡنَ النَّاسَ
عَلٰى مَاۤ اٰتٰٮهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ ۚ فَقَدۡ
اٰتَيۡنَاۤ اٰلَ اِبۡرٰهِيۡمَ الۡـكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ
وَاٰتَيۡنٰهُمۡ مُّلۡكًا عَظِيۡمًا ﴿۵۴﴾ فَمِنۡهُمۡ
مَّنۡ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ صَدَّ عَنۡهُ ؕ وَ
كَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيۡرًا ﴿۵۵﴾

کیا تم نے اُن کو نہیں دیکھا جو اپنی نفس کی پاکیزگی اور تزکیے کا بڑا دم بھرتے ہیں؟ حالاں کہ تزکیہ تو اللہ ہی جس کا چاہتا ہے کرتا ہے، اُن پر ذرّہ برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا ○ ذرا اِن کو تو دیکھو! یہ اللہ پر بھی صریح جھوٹا بہتان لگانے سے نہیں چُوکتے اور یہی صریح گناہ کافی ہے ○ ع۷

کیا تم نے ایسے لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو باوجود اس کے کہ اللہ کی کتاب کا کچھ حصّہ دیا گیا اور حال یہ ہے کہ جبت کو مانتے اور طاغوت کی پیروی کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایمان لانے والے مسلمانوں سے تو یہ منکرین [مشرکین] بہتر راستے پر ہیں ○ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جن پر اللہ لعنت کردے تو تم اُس کا کوئی مددگار نہیں پاؤ گے ○ کیا سلطنت میں اُن کا کوئی حصّہ ہے؟ اگر ایسا ہوتا تو یہ دُوسروں کو ایک کھوٹا ٹکا بھی نہ دیتے ○ پھر کیا یہ لوگوں سے اس لیے جلتے ہیں کہ اللہ نے دوسروں کو نوازا ہے؟ اگر یہ بات ہے تو انھیں معلوم ہونا چاہیے (یقین آجانا چاہیے) کہ ہم نے ابراہیمؑ کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا کی اور ملکِ عظیم بخش دیا ○ اب ان میں سے کوئی ہمارے اس فرستادہ پر ایمان لایا اور کوئی اس سے منہ موڑ گیا، اُن کے لیے تو بس جہنّم کی بھڑکتی آگ بہت کافی ہے ○

نوٹ: اللہ اور آخرت کو ماننے والوں کے درمیان شرک کے رسیا اپنی قبر پرستی اور آباء واکابر پرستی و دیگر تمام مشرکانہ افعال کو عین دین ثابت کرنے کے لیے یہ کہتے ہیں کہ یہ سب اللہ نے کہا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ پر ایک بہتان

کیا تم نے یہود کے درمیان ہر آن توریت کی باتیں کرنے والے اُن کے علماء کو بھی دیکھا جو اپنی نفس کی پاکیزگی اور تزکیے کا بڑا دم بھرتے ہیں؟ حالاں کہ تزکیہ تو ایمان و تقویٰ کی راہ میں کوششوں کے صلے میں اللہ ہی جس کا چاہتا ہے کرتا ہے، شرک میں آلودہ ایمان سے تہی، دین کے نام پر لوگوں کا مال کھانے والے بدکردار جبہ و دستار والوں کو اگر پاکیزگی نہیں ملتی تو درحقیقت اُن پر ذرّہ برابر بھی ظلم نہیں کیا جاتا۔ ذرا اِن کی ناروا جرأت کو تو دیکھو! یہ اللہ پر بھی شرک کرنے کے حکم دینے کا صریح جھوٹا بہتان لگانے سے نہیں چُوکتے اور ان کے صریحاً گناہ پر گام زن ہونے کے ثبوت کے لیے یہی ایک گناہ کافی ہے۔ ۶۷ کیا تم نے ایسے لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو باوجود اس کے کہ اللہ کی کتاب کا کچھ حصّہ دیا گیا اور حال یہ ہے کہ، جبت [۳۵] کو مانتے اور طاغوت (شیطان اور شیطانی قوتوں کا جو انسانوں کو اپنے آگے سر جھکانے پر مجبور کرتی ہیں، اس میں میڈیا، عالمی بینکس، اور عالمی ادارے، حکومتیں، یونائیٹڈ نیشنز اور اکثر سربراہانِ مملکت بھی شامل ہیں) کی پیروی کرتے ہیں اور اگر ان سے اُس ہدایت کے بارے میں سوال کیا جائے جو اللہ نے محمدؐ پر اُتاری ہے تو کہتے ہیں کہ اللہ، یومِ آخرت اور کتابوں پر ایمان لانے والے مسلمانوں سے تو یہ منکرین [مشرکین] بہتر راستے پر ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جن پر اللہ لعنت کر دے تو تم اُس کا کوئی مددگار نہیں پاؤگے۔ کیا اللہ کی اس کائنات کی سلطنت و بادشاہی میں اُن کا کوئی حصّہ ہے؟ اگر ایسا ہوتا تو یہ دُوسروں کو ایک کھوٹا ٹکا (یا کہیے کہ پھوٹی کوڑی یا بچوں کے کھیلنے کے جعلی نوٹ) بھی نہ دیتے۔ پھر کیا یہ دُوسروں سے یعنی بنو اسمٰعیل سے اس لیے جلتے ہیں کہ اللہ نے بنو اسرائیل (یہود) کے بجائے بنو اسمٰعیل کو نبوت اور انسانوں کی رہ نمائی سے نواز دیا؟ اگر یہ بات ہے تو انھیں معلوم ہونا چاہیے (یقین آجانا چاہیے) کہ تورات کی ناقدری اور شرک کے ارتکاب کی بنا پر دنیا کی ہدایت و امامت کی نعمت اِن سے چھین کر ہم نے ابراہیمؑ کی اولاد یعنی بنو اسمٰعیل کو کتاب اور حکمت عطا کی اور ملکِ عظیم بخش دیا۔ اب صورت یہ ہے کہ ان یہود میں سے کوئی ہمارے اس فرستادہ نبی عربیؐ پر ایمان لایا اور کوئی اس سے منہ موڑ گیا، اُن کے لیے تو بس جہنّم کی بھڑکتی آگ بہت کافی ہے۔

ہے۔ اِن کی جہالت کی حد یہ ہے کہ شرک کو یہ لوگ معمولی چیز سمجھتے ہیں، حالاں کہ وہ تو تمام گناہوں سے بڑا گناہ ہے، ایسا گناہ اور جرم ہے کہ اِس کی معافی ممکن ہی نہیں، جب کہ دیگر گناہوں کی معافی ممکن ہے۔ اہلِ کتاب امتوں کے علماء شریعت کے چھوٹے چھوٹے احکام، لباس اور بالوں کی وضع و قطع کا تو بڑا اہتمام کرتے ہیں اور ان کا سارا وقت اُن

---

۳۵ جبت کے اصلی معانی بے حقیقت، بے اصل اور بے فایدہ چیز کے ہیں۔ جادو، کہانت، جوتش، فال گیری، ٹونے ٹوٹکے، شگون اور تمام خیالی چیزوں کو جبت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جبت پر یقین اللہ کے مقابلے میں جادو ٹونے، اوہام، بت، مزاروں اور اللہ کے علاوہ دیگر گزری ہوئی ہستیوں سے نفع اور نقصان کا یقین ہے۔

جزئیات کی ناپ تول ہی میں گزرتا ہے جو ان کے فقیہوں نے نکالے ہیں، مگر شرک ان کی نگاہ میں ایسا ہلکا فعل ہوتا ہے کہ لوگوں کو اپنے اور اپنے اکابرین کے پھیلائے ہوئے مشرکانہ خیالات اور اعمال سے بچانے کی کوشش نہیں کرتے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِنَا سَوۡفَ نُصۡلِيۡهِمۡ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتۡ جُلُوۡدُهُمۡ بَدَّلۡنٰهُمۡ جُلُوۡدًا غَيۡرَهَا لِيَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا ﴿۵۶﴾ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدۡخِلُهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ لَهُمۡ فِيۡهَاۤ اَزۡوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۚ وَّنُدۡخِلُهُمۡ ظِلًّا ظَلِيۡلًا ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاۡمُرُكُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهۡلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمۡتُمۡ بَيۡنَ النَّاسِ اَنۡ تَحۡكُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمۡ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيۡعًۢا بَصِيۡرًا ﴿۵۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِى الۡاَمۡرِ مِنۡكُمۡ ۚ فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِىۡ شَىۡءٍ فَرُدُّوۡهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوۡلِ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيۡرٌ وَّاَحۡسَنُ تَاۡوِيۡلًا ﴿۵۹﴾ ۸۶

جن لوگوں نے ہماری آیات کو ماننے سے انکار کر دیا ہم انھیں جلد ہی آگ میں جھونکیں گے اور جونہی ان کے بدن کی کھال گل اور جل جائے گی تو اس کی جگہ دُوسری نئی کھال پیدا کر دیں گے تاکہ وہ عذاب کا مزا چکھتے رہیں، بلاشبہ بڑی حکمت والا اللہ طاقت و قدرت رکھتا ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے، اور نیک عمل کیے اُن کو ہم جلد ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی، جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور اُس میں اُن کے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور ہم تو انھیں لازوال چھاؤں میں لے جائیں گے ○ اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں کے سپرد کرو۔ اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو۔ سنو کہ....... کیا ہی عمدہ بات ہے جس کی اللہ تمھیں نصیحت کرتا ہے۔ بے شک اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے ○ اے ایمان والو! اللہ کی بات مانو اور اُس کے رسول کی بات مانو اور اُن لوگوں کی جو تم میں صاحبانِ امر ہیں۔ اگر پھر بھی تمھارے درمیان کسی معاملہ میں اختلاف ہو جائے تو دیکھو کہ اللہ اور اُس کا رسُول اس معاملے میں کیا حکم دیتے ہیں، اگر تم اللہ پر اور روزِ قیامت پر یقین رکھتے ہو۔ متنازعہ امور کو نبٹانے کا یہ ایک بہتر طریقہ ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہت بابرکت ہے ○ ۸۶

جن لوگوں نے دینِ اسلام کو واضح کرنے والی ہماری آیات کو ماننے سے انکار کر دیا ہم انھیں جلد ہی آگ میں جھونکیں گے اور جلتے جلتے جونہی ان کے بدن کی کھال جل چکا کرے گی تو اس کی جگہ دُوسری نئی کھال پیدا کر دیا کریں گے تاکہ وہ اپنے جرائم کے شایانِ شان نہ ختم ہونے والے عذاب کا مزا چکھیں۔ بلاشبہ بڑی حکمت والا اللہ، اپنے فیصلوں کو نافذ کرنے کی بے انتہا طاقت و قدرت رکھتا ہے۔

اور اِن کے برخلاف جو لوگ ہماری آیات پر ایمان لائے، اور نیک عمل کیے اُن کو ہم جلد ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی، جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور اُس میں اُن کے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور ہم تو انھیں لازوال چھاؤں میں لے جائیں گے۔ اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ اپنے معاشرے میں فیصلہ کن مناصب کی ذمہ داریوں کی امانتیں ان کے صالح اور اہلیت والے حق داروں کے سپرد کرو۔ اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل وانصاف کے ساتھ کرو۔ سنو کہ تمھاری سلطنت و امامت کی بقا کی کیا ہی عمدہ بات ہے جس کی اللہ تمھیں نصیحت کرتا ہے۔ بے شک اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے اے ایمان والو! اللہ کی بات مانو اور اُس کے رسولؐ کی بات مانو اور اُن لوگوں کی جو تم میں صاحبانِ امر ہیں، لیکن یاد رکھو کہ اللہ اور اُس کے رسولؐ کی نافرمانی کی طرف بلانے والے کسی طاغوت کی کوئی وقعت نہیں، طاغوت کی نافرمانی ضروری ہے۔ تمھارے معاشروں میں حاکموں اور عوام کے درمیان اعتماد کا اور ایک دوسرے کے لیے اخلاص کا معاملہ ہونا چاہیے، لیکن اگر پھر بھی تمھارے درمیان کسی معاملہ میں اختلاف ہو جائے تو دیکھو کہ اللہ اور اُس کا رسُول اس معاملے میں کیا حکم دیتے ہیں، اگر تم واقعی اللہ پر اور روزِ قیامت کے حساب کتاب پر یقین رکھتے ہو۔ متنازعہ امور کو نبٹانے کا یہ ایک بہتر طریقہ ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہت با برکت ہے۔ ۸۶

اوپر مذکورہ آیات میں جہاں یہود کو اِن کی بے اعتدایوں کی طرف متوجہ کیا گیا ہے، وہیں اہلِ ایمان کو کچھ دوسرے اہم امور کی طرف توجہ دلائی ہے جن سے روگردانی کر کے یہود توریت کی بنیاد پر ایک معاشرہ تشکیل نہ دے سکے، اور ہر گزرتے دن کے ساتھ اُن کے مذہبی ٹھیکے دار انھیں وحی کی تعلیمات سے دور لے جاتے رہے۔ اِن اُمور میں سب سے پہلی بات یہ کہی گئی کہ اپنے معاشروں میں اقتدار اُن صالح لوگوں کے سپرد کیا جائے جو اپنی فکر، اپنے اعمال اور کام کرنے کے لیے درکار حکمت اور شعور کے لحاظ سے اُس کے اہل ہوں۔ دوسری بات یہ کہی گئی کہ اِن امانت داروں

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ يَزۡعُمُوۡنَ اَنَّهُمۡ اٰمَنُوۡا بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ يُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يَّتَحَاكَمُوۡۤا اِلَى الطَّاغُوۡتِ وَ قَدۡ اُمِرُوۡۤا اَنۡ يَّكۡفُرُوۡا بِهٖ ؕ وَ يُرِيۡدُ الشَّيۡطٰنُ اَنۡ يُّضِلَّهُمۡ ضَلٰلًاۢ بَعِيۡدًا ﴿۶۰﴾ وَ اِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ تَعَالَوۡا اِلٰى مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوۡلِ رَاَيۡتَ الۡمُنٰفِقِيۡنَ يَصُدُّوۡنَ عَنۡكَ صُدُوۡدًا ﴿۶۱﴾

اے نبیؐ! تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جن کا دعویٰ تو یہ ہے کہ ہم ایمان لائے ہیں اُس پر جو تمھاری طرف نازل ہوا ہے اور اُس پر جو کچھ تم سے پہلے نازل کیا گیا تھا، مگر چاہتے یہ ہیں کہ اپنے معاملات کا فیصلہ کرانے کے لیے طاغوت کی طرف رُجوع کریں، حالاں کہ انھیں طاغوت کے انکار کا حکم دیا گیا تھا۔ شیطان چاہتا ہے کہ انھیں نہایت دور کی گم راہی میں ڈال دے ○ اور اِن سے جب کبھی کہا جائے کہ آؤ اللہ کے نازل کردہ کلام کی اور اُس کے رسولؐ کی طرف تو آپ دیکھ لیں گے کہ یہ منافقین تم سے صاف کترا جاتے ہیں ○

اے نبیؐ! تم نے اُن نام نہاد مسلمان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کا دعویٰ تو یہ ہے کہ ہم ایمان لائے ہیں اُس کتاب میں مرقوم پر جو تمھاری طرف نازل ہوا ہے اور اُس پر جو اُن کتابوں میں مرقوم ہے جو کچھ تم سے پہلے نازل کیا گیا تھا، مگر چاہتے یہ ہیں کہ اپنے معاملات کا فیصلہ حاصل کرنے کے لیے اللہ اور اُس کے رسول کو چھوڑ کر اللہ کے باغی ابلیس کی ذرّیت کی عدالت؛ طاغوت کی طرف رُجوع کریں، حالاں کہ انھیں اللہ سے باغی طاغوت کے انکار کا اور اُس سے بغاوت کا حکم دیا گیا تھا۔ شیطان چاہتا ہے کہ انھیں نہایت دور کی گم راہی میں ڈال دے۔ اور اِن نام نہاد مسلمانوں سے جب کبھی کہا جائے کہ آؤ اللہ کے نازل کردہ کلام کی طرف اور اُس کے رسولؐ کی طرف تو آپ دیکھ لیں گے کہ یہ منافقین تم سے صاف کترا جاتے ہیں۔

[صاحبانِ اقتدار] کے ساتھ کوئی اختلاف ہو جائے تو تنازعے کا فیصلہ اللہ اور رسول کی تعلیمات [قرآن و سنت رسول اللہ] کے مطابق کیا جائے۔ یہ دوسری اور آخری بات کلمہ گو مسلمانوں کے درمیان داخل مشرکین و ملحدین اور دنیا پرستوں کے لیے یعنی منافقین کے لیے کل دورِ نبوت میں بھی اور کم و بیش ڈیڑھ ہزار برس ہونے کو آئے آج بھی بڑی مشکل اور بہت گراں بار ہے۔ وہ اپنے تنازعات کا فیصلہ ہرگز وحی الٰہی کے مطابق نہیں کر سکتے چاہے اُن کے نام عبداللہ، محمدؐ، احمدؐ، عمر اور علی ہوں۔ وہ قصاص میں سزائے موت کو، ڈاکے، چوری اور زنا کے لیے اللہ کی مقرر کردہ سزاؤں کو اور اقتدار اہلِ امانت کو سپرد کرنے کے حکم کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہوتے، انھیں تو اقتدار چاہیے، قوانین غیروں کے اور دنیا پرستی اور بے حیائی کی کھلی چھوٹ درکار ہے رَاَيۡتَ الۡمُنٰفِقِيۡنَ يَصُدُّوۡنَ عَنۡكَ صُدُوۡدًا۔